مکاتیب علامہ محمد زاہد کوثری رحمۃ اللہ علیہ

...بنام ...مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

(چودھویں قسط)

مکتوب:......۲۳

جناب مولانا، علامہ، علماء کی آنکھوں کی ٹھنڈک، محقق، سید محمد یوسف بنوری حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام، آپ کا والا نامہ اور ’’کتاب الحجج‘‘[۱] کے چند اجزاء موصول ہوئے۔ آپ اور دیگر احباب کی خیر و عافیت پر اللہ سبحانہٗ کا شکر ادا کیا، اللہ تعالیٰ سے آپ کے لیے دائمی عافیت اور توفیق کے واسطے دعا گو ہوں، اور قبولیتِ دعا کے مواقع میں آپ سے بھی مبارک دعاؤں کی توقع رکھتا ہوں، اس لیے کہ آپ کی مقبول دعاؤں کا بہت محتاج ہوں، نیز آپ کو خط لکھنے میں کوتاہی کا اعتراف ہوں، لیکن اس حوالے سے بعض اعذار میرے لیے سفارشی ہیں، باقی (میری) صحت (کی ناسازی) کا تو آپ کو علم ہے، کشادگی وتنگی ہر حال میں اللہ سبحانہٗ کا شکر گزار ہوں، وہی ہر تکلیف کو دور کرنے والا ہے۔

’’بلوغ الأمانی‘‘[۲] کی مانند امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بھی ایک رسالہ[۳] لکھا ہے، جس کی چھپائی جاری ہے، شاید مہینے بھر میں مکمل ہوجائے گی، مجلس (علمی) کی ترقی اور اس سلسلے میں جلدی قدم اُٹھانے کے بارے میں بہت گفتگو کر چکا ہوں، مکرر امید ہے۔ مولانا میاں کو بھی میں نے لکھا ہے، اور ان سے کتابوں کی طباعت کی نگرانی کے لیے مولانا ابو الوفاء صاحب کو قاہرہ بھیجنے کی درخواست کی ہے، یہ نہایت درست تدبیر ہے، معلوم نہیں ان کی کیا رائے ہے؟!

مولانا سید مہدی حسن (کی کتاب) کے اجزاء کے حوالے سے مولانا ابو الوفاء کو لکھا ہے،

انہوں نے ذکر کیا ہے: مولانا مفتی (مہدی حسن صاحب) کی خواہش ہے کہ میں ان اجزاء کو دیکھ لوں، میرے لیے یہ تصور بھی نہیں کہ ان کے وسیع مطالعے پر کوئی استدراک کرسکوں، اور یہ خواہش بھی ان کی انتہائی تواضع کا نتیجہ ہے، باقی آپ جو کچھ بھی ارسال کریں گے، میں استدراک کے تصور کے بغیر اس کا مطالعہ اور استفادہ کروں گا۔

تمام احباب کو میرا سلام، سب سے دعاؤں کا امید وار۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی حفاظت فرمائے۔

آپ کا بھائی: محمد زاہد کوثری

محرم سنہ ۱۳۶۸ھ، شارع عباسیہ نمبر: ۶۳، قاہرہ

حواشی

۱:......مولانا مہدی حسن شاہ جہاں پوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی ''کتاب الحجۃ علی أهل المدینة'' کی تحقیق وتعلیق کا کام شروع کیا تھا، اور اس کے کچھ اجزاء مراجعت واظہارِ رائے کے لیے علامہ کوثریؒ کو ارسال کیے تھے، لیکن پیشِ نظر مکتوب اور آئندہ مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینائی کی کمزوری کی بنا پر علامہ موصوف یہ کام نہیں کرپائے۔

۲:......مکمل نام ''بلوغ الأماني في سيرة الإمام محمد بن الحسن الشيباني'' ہے۔

۳:...... یہ رسالہ ''حسن التقاضي في سيرة الإمام أبي يوسف القاضي'' کے نام سے طبع ہو چکا ہے۔

مکتوب:......۲۴

اخی فی اللہ، علامہ، مہربان، مولانا سید محمد یوسف بنوری حفظه الله ورعاه ووفقهٔ وإيانا لما فيه رضاه (اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور آپ کو اور ہمیں اُن اعمال کی توفیق ارزاں فرمائے جن میں اس کی رضا ہو)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام ''نصب الراية'' کے چند اجزاء اور آپ کے دو گرامی نامے موصول ہوئے تو آپ کی عافیت وسلامتی پر اللہ سبحانہٗ کا شکر گزار رہا۔

میں نے پہلے بھی مولانا میاں کو اپنی رائے لکھی تھی کہ معاملے کی تفصیلات میں پڑے بغیر مولانا ابوالوفاء کو مجلس (علمی) میں منتقل کر کے انہیں یہاں (مصر میں) کتابوں کی طباعت کی نگرانی سپرد کردی جائے، اس لیے کہ (جزوی) تفصیلات کا مرحلہ فی الجملہ قبولیت کے بعد ہوتا ہے، لیکن انہوں نے تاحال اس رائے کا کوئی جواب نہیں لکھا، اور آپ کو بھی نہیں لکھا، شاید ان کا کوئی عذر ہوگا جس کا ہمیں علم نہیں، اس (کام) کی سہولت وآسانی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

میری رائے ہے کہ آپ نشر واشاعت کے معاملے کو اللہ جل جلالہٗ کے حوالے کر کے شرح (معارف السنن) کی تکمیل میں لگے رہیں، آپ جیسی شخصیت کے عزائم میں سستی کا گزر نہ ہونا چاہیے، تکمیل کی توفیق دینے والے کے ہاتھ میں اشاعت کی سہولت پیدا کرنا بھی ہے۔ علمی مسائل میں ہم جتنی بھی جلدی سے کام لے لیں، راہِ علم میں خرچ کا بار اُٹھانے والوں کے دلوں میں سچی رغبت کے بغیر ہم جلد کام نہیں کر سکتے، اور اللہ سبحانہٗ ہی دلوں میں ڈالنے والا اور وہی راہِ راست پر گامزن کرنے والا ہے۔ (۱)

امید ہے کہ ''نصب الرایة'' کے اجزاء کو بذریعہ ڈاک ارسال کرنے کے مصارف آپ بتا دیں گے، کیوں کہ مولانا میاں سے بوقتِ ملاقات میں نے دریافت کیا تھا کہ کیا آپ نے کتاب کی قیمت میں اضافہ کیا ہے؟ اور اس کے چند نسخے کیسے حاصل ہو سکتے ہیں؟ تب ان کا کہنا تھا کہ ہم نے قیمت نہیں بڑھائی، اور نسخے مجلسِ علمی میں محفوظ ہیں۔ میں نے پوچھا: قیمت کی ادائیگی کی کیا صورت ہوگی؟ تو انہوں نے کہا: ہم ان کے بدلے مصر سے کتابیں منگوالیں گے۔ میں نے کہا: یہ ٹھیک رہے گا، تب آپ کتاب کے چار نسخے بھیج دیں گے۔ آپ کی بلند ہمتی کی بدولت نسخے موصول ہو گئے، اب میں ڈاک خرچ جاننے کا خواہش مند ہوں، تاکہ سابقہ طریقہ کار کے مطابق اُسے ارسال کردہ نسخوں کی قیمت کے ساتھ ملا کر سب کا حساب درست کر سکوں۔

احباب کی خیریت سے مسرت ہوئی، ان سب کو اور خصوصاً مولانا مفتی (مہدی حسن) اور مولانا ابوالوفاء کو میرا ہدیۂ سلام پیش کر دیجیے، اپنی صحت کے حوالے سے کچھ کہنا پسند نہیں کرتا، اس پہلو سے آپ کو کتنا تشویش میں مبتلا کر چکا! تاحال مولانا مفتی (مہدی حسن) کے (بھیجے گئے) اجزاء کا مطالعہ نہیں کر پایا، کمزور بینائی حسبِ خواہش مطالعے میں رکاوٹ ہے، مزید براں مولانا مفتی صاحب کی وسعتِ مطالعہ نے ان روشن مباحث پر استدراک کی گنجائش نہیں چھوڑی، جس روز سہولت ہوئی ان شاء اللہ! ان اجزاء کا مطالعہ واستفادہ کریں گے۔ آپ کی شرح کے ارسال کردہ حصے بھی اسی مسئلے (کمزور بینائی) کا نشانہ ہیں، بلاشبہ آپ کے لکھے ہوئے میں کوئی استدراک کرنے کی میری استطاعت نہیں، خصوصاً جبکہ مختلف مصادر کی مراجعت بھی آسان نہیں رہی۔

''لجنة إحياء المعارف النعمانية'' کی منتقلی کے متعلق احوال سے ناواقفیت کی بنا پر کوئی رائے نہیں دے سکتا۔ سہولت ہو تو حیدر آباد (دکن، ہندوستان) کی مطبوعہ ''تاریخ البخاری'' کا حصہ دوم (دونوں قسمیں) بھیجنے کی مہربانی فرما دیجیے، (ان کی) قیمت کے بقدر مصر کی مطبوعہ کتابیں طلب کر سکتے ہیں۔ مصاحف کے معاملے میں ازہر کا ''مکتبة مصطفٰی الحلبی'' سب سے معتمد ہے۔ آج

جا کر استاذ نصّار سے گفتگو کی ہے، فی الحال وہ آپ کے ذکر کردہ پتے پر قیمتیں، شرائط اور نمونے لکھ (کر بھیج) رہے ہیں۔ کوثری بھی بعض لوگوں کے ردوقدح سے نہیں بچ پایا، ان میں ’’مدرسة الفلاح‘‘ مکہ مکرمہ کے مغربی استاذ (۲) بھی ہیں، جنہوں نے (اس نقد میں میرے ہمراہ) آپ کا حصہ بھی رکھا ہے (۳)، میں نہیں سمجھتا کہ آپ اس سے متاثر ہوں گے، جس کی مرضی جو کہے۔

اس مکتبے میں ’’إشارات المرام‘‘ (۴) کی چھپائی جاری ہے، (حسن التقاضی فی سیرة الإمام) أبی یوسف (القاضی) کے چند نسخے بھیجے ہیں، امید ہے موصول ہوگئے ہوں گے۔ میں نے شاہ (ولی اللہ) دہلویؒ کے متعلق ان کی بعض کمزور باتوں (۵) سے مذہب (حنفی) کے مخالفین کے بکثرت استدلال کی مناسبت سے کچھ گفتگو کی ہے۔ (۶) اس حوالے سے مجھے معاف رکھیے گا۔ (۷)

حالیہ دنوں حیدرآباد میں چھپی کسی چیز کے بارے مجھے خبر دیں گے تو اس خاص کرم پر شکرگزار رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیر وعافیت کے ساتھ زندگی بخشے، میرے عزیز تر بھائی!

محمد زاہد کوثری

ربیع الاول سنہ ۱۳۶۸ھ، شارع عباسیہ نمبر: ۶۳، قاہرہ

حواشی

۱:...... معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کی طباعت کے مصارف کی بنا پر ’’معارف السنن‘‘ کی تکمیل کے حوالے سے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی ہمت ٹوٹ رہی تھی، یہاں علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ انہیں کتاب مکمل کرنے کی حوصلہ افزائی اور طباعت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کی تلقین فرما رہے ہیں، بعد میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور غیبی امداد سے اس وقت تک لکھے گئے حصے کی طباعت کا انتظام بھی فرما دیا، جس کا قدرے تفصیلی تذکرہ ’’معارف السنن‘‘ (جلد ششم کے آخر میں) خود حضرت کے قلم سے درج ہے۔

۲:...... شیخ محمد عربی تبّانی مالکی کی طرف اشارہ ہے، جو مکہ مکرمہ میں مقیم تھے، نامور عالم، فقیہ، مؤرخ اور علم انساب کے ماہر تھے، حرمِ مکی اور ’’مدرسة الفلاح‘‘ مکہ مکرمہ کے مدرس تھے، ۱۳۱۳ھ میں الجزائر میں آنکھ کھولی، اور ۱۳۹۰ھ میں وفات پائی۔ دیکھیے: ’’تشنيف الأسماع‘‘ محمود سعید ممدوح (ص: ۳۷۱-۳۷۵)، ’’الجواهر الحسان‘‘ زکریا بیلا (ج: ۱، ص: ۲۶۳-۲۷۱) اور ’’أعلام المكيين‘‘ عبدالرحمٰن معلّمی (ص: ۶۷۴-۶۷۵) ڈاکٹر محمد بن ابوبکر باذیب نے ان کے مفصل حالات انٹرنیٹ پر اپنے ’’مدونة‘‘ میں شائع کیے ہیں۔

استاذ تبّانی نے علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ کے رد میں ’’تنبيه الباحث السری إلى ما فی رسائل وتعاليق الكوثری‘‘ کے نام سے ۲۰۳ صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی تھی، جو سنہ ۱۳۶۷ھ میں ’’مطبعة مصطفٰى البابی الحلبی‘‘ مصر سے طبع ہوئی۔ بظاہر سنہ ۱۳۶۹ھ کے حج کے موقع پر اس کتاب کے حوالے سے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا استاذ تبّانی سے مباحثہ ہوا تھا، اس کے احوال علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ کو لکھے ہوں گے، اسی پر موصوف نے تعریف کی ہے۔ مزید آگے دیکھیے: مکتوب: ۳۹۔

۳:...... ملاحظہ کیجیے: ’’تنبيه الباحث السری‘‘ (ص: ۶)۔

۴: ...... یہ کتاب اسی سال سنہ ۱۳۶۸ھ میں شیخ یوسف عبدالرزاق کی تحقیق کے ساتھ ۳۵۵ صفحات میں طبع ہوئی ہے، علامہ کوثریؒ کا اس پر مقدمہ ہے، اگلے مکتوب میں اس کتاب کے حوالے سے علامہ موصوف کے تعریفی کلمات بھی آ رہے ہیں، طباعت میں ان کی کوشش کا دخل رہا ہے۔

۵: ...... حنفیت وتقلید کے مخالفین اور مدعیانِ اجتہاد نے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کی کتب سے بہت مدد لی ہے۔ استاذ محمد عربی تبانی نے بھی ''تنبیہ الباحث السری'' میں شاہ صاحب کی عبارات بکثرت نقل ہیں، بظاہر علامہ کوثری رحمہ اللہ کی ''حسن التقاضی فی سیرۃ الإمام أبی یوسف القاضی'' استاذ تبانی پر رد میں لکھی گئی ہے، کیونکہ علامہ اس میں موصوف پر بکثرت نقد کرتے دکھائی دیتے ہیں، کتاب کے صفحہ: ۴۸ پر ان کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔

۶: ...... دیکھیے: ''حسن التقاضی'' (ص: ۹۵-۹۹) اور ان رسائل کا چوتھا ضمیمہ۔

۷: ...... علمائے پاک وہند کے ہاں حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور ان کی صاحب زادوں کو اشاعتِ علم اور مجاہدانہ کارناموں کی بنا پر بلند مقام حاصل ہے، ان دیار کی اسانیدِ حدیث اور تصوف کے سلسلوں میں بھی شاہ صاحب مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں، اس لیے ان جیسی غیر معمولی شخصیت پر علامہ کوثری رحمہ اللہ کا ردخود علامہ اور شاہ صاحبؒ کے معتقدین پر شاق گزرنا فطری بات ہے، جسے بھانپ کر یہ اعتذار پیش کیا ہے۔

(جاری ہے)

''بینات'' (اردو/عربی) کے اجراء کا طریقہ

1:...جو حضرات دفتر ''بینات'' تشریف لاسکتے ہوں، وہ دفتر آکر اپنا مکمل پتہ اور فون نمبر درج کرانے کے ساتھ ماہنامہ ''بینات'' اردو کے لیے مبلغ 400 روپے اور سہ ماہی ''البینـــات'' عربی کے لیے 100 روپے سالانہ فیس جمع کرائیں۔

2:...دور رہنے والے حضرات اپنے مکمل پتہ کے ساتھ مذکورہ فیس کا منی آرڈر دفتر ''بینات'' کے پتہ پر بھیجیں اور منی آرڈر کے آخر میں یہ وضاحت ضرور فرمائیں کہ یہ رقم رسالہ ''بینات'' (اردو یا عربی) کے اجراء کے لیے ہے۔

3:... یا ''بینات'' کے بینک اکاؤنٹ میں مذکورہ فیس جمع کرواکر بینک سے ملنے والی رسید اسکین کرکے اپنے نام، مکمل پتہ اور فون نمبر کے ساتھ ''بینات'' کے ای میل ایڈریس پر میل کردیں۔ یا بذریعہ ڈاک بھیج دیں۔

نوٹ:... پرانے خریدار بھی مذکورہ طریقوں سے سالانہ فیس جمع کراسکتے ہیں، مگر ان کے لیے اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضروری ہے (اردو اور عربی کی تعیین کے ساتھ)۔